

## تعلیمی قرض

اٹھارہواں فقہی سیمینار منعقدہ: ۲-۴ ربیع الاول ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۸ فروری-۲ مارچ ۲۰۰۹ء، جامعۃ الریحان،

### مدورائی، تاملناڈ

تعلیم انسان کی بنیادی ضرورت ہے اور ہر علم نافع کی اسلام نے حوصلہ افزائی کی ہے، اس ضرورت کی تکمیل کے لئے فرد، سماج اور حکومت تینوں کو اپنا کردار ادا کرنا ضروری ہے، اس پس منظر میں یہ سیمینار حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ:

ہمارے ملک میں تعلیم اتنی مہنگی ہو چکی ہے کہ ملک کے غریب شہریوں خاص کر مسلمانوں کی اکثریت کے لئے معاشی پسماندگی کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم کا حصول مشکل ترین امر بن گیا ہے، یہ ملک مختلف مذہبوں، زبانوں اور تہذیبوں کا گلدستہ ہے، اس میں کسی ایک طبقہ کا چھڑ جانا یقیناً قومی ترقی کے لئے نقصان دہ ہے؛ اس لئے حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے میں اپنا مؤثر رول ادا کرے، اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے مسلمانوں کو بلا سودی قرض فراہم کرے، نیز تعلیم حاصل کرنے کے لئے مسلمان بچوں کو معقول اسکالرشپ فراہم کرے اور اس کے حصول کی شرائط کو آسان کرے۔

یہ اجلاس مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہے کہ:

- ۱- ان پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم کو اولین ترجیح دیں اور اپنی آمدنی کا معقول حصہ ان کی تعلیم و تربیت پر صرف کریں۔
- ۲- مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنی نئی نسل کی تعلیمی ضرورتوں کے پیش نظر ملکی، ریاستی اور علاقائی سطح پر اطلاعاتی ادارہ، انجمن، سنٹر قائم کریں، جو ملک اور بیرون ملک میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع اور حکومت کی تعلیمی امدادی اسکیموں سے نئی نسل کو واقف کرائیں۔
- ۳- مختلف علوم اور کورسوں کے لئے اسکالرشپ فراہم کرنے والے اداروں، تنظیموں کے مابین رابطہ اور تعاون و اطلاعات کے تبادلہ کا نظم قائم ہو؛ تاکہ طالب علموں کو اسکالرشپ کے حصول میں سہولت ہو۔
- ۴- ریاستی اور علاقائی سطح پر ایسے تعلیمی فنڈز قائم کریں، جن سے ہونہارا اور ضرورت مند بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے حصول میں مدد کی جاسکے۔
- ۵- عصری علوم کے ماہرین خصوصاً ریٹائرڈ اور پروفیشنل حضرات کو چاہئے کہ وہ اپنی معلومات اور تجربات سے نئی نسل کی مؤثر رہنمائی کا فریضہ انجام دیں۔
- ۶- علماء اور اصحاب ثروت کو چاہئے کہ وہ ان حضرات کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کی منظم کوشش کریں۔
- ۷- مسلمانوں کے عصری تعلیمی ادارے اخراجات میں ایسی سہولتیں فراہم کریں کہ ضرورت مند و باصلاحیت طلبہ ان سے باآسانی فائدہ اٹھاسکیں، بالخصوص ڈونیشن کے بھاری اور غیر شرعی بوجھ سے مسلمان طلبہ و طالبات کو آزاد کریں، کہ یہ نہ صرف غیر اسلامی؛ بلکہ غیر انسانی طرز عمل بھی ہے۔

یہ اجلاس مسلمان طلبہ و طالبات کو تلقین کرتا ہے کہ:

- ۱- علم مؤمن کی متاع گم گشتہ ہے؛ لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ پروفیشنل علوم کو انسانی خدمت کے جذبہ سے حاصل کریں۔
- ۲- مسلمان طلبہ و طالبات کا فریضہ ہے کہ وہ اپنی دینی پہچان کے ساتھ محنت اور تعلیمی مسابقت کو اپنا شعار بنائیں۔
- ۳- اپنے تعلیمی اخراجات کی تکمیل کے لئے حسب ضرورت اسکا لرشپ اور غیر سودی قرض حاصل کرنے اور اپنی تعلیم مکمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔
- ۴- جس طرح سود کا لینا حرام ہے، اسی طرح شریعت نے سودی قرض لینے اور سود ادا کرنے کو بھی حرام قرار دیا ہے؛ اس لئے بنیادی طور پر تعلیم کے لئے سودی قرض حاصل کرنا جائز نہیں؛ البتہ اگر کسی کے پاس مالی گنجائش نہ ہو، غیر سودی قرض نہ مل پائے اور اس کے مطلوبہ تعلیم سے محروم رہ جانے کا اندیشہ ہو تو ایسے طلبہ کو چاہئے کہ کسی معتبر مفتی کے سامنے اپنے حالات رکھ کر ان کے مشورہ پر عمل کریں۔

☆☆☆